



## سوال

(105) سنت مؤکدہ کی تفصیل

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سنن مؤکدہ (سنن رواتب) کتنی ہیں؟ تفصیل سے تحریر فرمائیے۔ (سائل: رحمت اللہ دکاندار فلیمنگ روڈ لاہور)

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

مؤکدہ سنتیں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث کے مطابق دس رکعات ہیں:

عن ابن عمر رضی اللہ عنہما، قال [ص: 59]: «حفظت من النبی صلی اللہ علیہ وسلم عشر رکعات رکعتین قبل الظہر، ورکعتین بعدہا، ورکعتین بعد المغرب فی یتیم، ورکعتین قبل صلاة الضحی»۔۔۔۔۔ الحدیث۔ (صحیح البخاری: باب الرکعتین قبل الظہر: ج ۱ ص ۱۵)

”حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ کی دس سنتیں یاد ہیں، آپ ﷺ دو رکعتیں نماز ظہر سے پہلے، دو رکعتیں نماز ظہر کے بعد، دو رکعتیں نماز مغرب کے بعد اپنے گھر میں، دو رکعتیں نماز عشاء کے بعد اپنے گھر میں اور دو رکعتیں نماز فجر سے پہلے پڑھا کرتے تھے۔“

عن عائشہ رضی اللہ عنہا: «ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان لا یدعُ اذ بقا قبل الظہر، ورکعتین قبل الفداء» (حوالہ مذکورہ)

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم ﷺ نماز ظہر سے پہلے چار رکعتیں اور دو رکعتیں فجر کی نماز سے پہلے کبھی نہ پھوڑتے۔“

امام طبری رحمہ اللہ ان دونوں احادیث صحیحہ کی تطبیق میں فرماتے ہیں کہ عام حالات میں آپ نماز ظہر سے پہلے چار اور سنتیں پڑھا کرتے تھے اور کبھی بچا دو سنتوں پر بھی اکتفا فرمائیے تھے۔ گویا کہ چار رکعتیں آپ کا اکثری عمل تھا۔

ظہر کے فرضوں کے بعد چار سنتیں بھی مستول ہیں۔ البوداؤد میں ہے:

عن عتبہ بن ابی سفیان، قال: قالت أم حبیبة زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: «من حافظ علی أربع رکعات قبل الظہر، وأربع بعدہا، حرم علی النار»



”رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص ظہر کے فرضوں سے پہلے چار رکعتوں پر اور اسی طرح فرضوں کے بعد چار رکعتوں پر ہمیشگی کرے گا تو اس کو جہنم پر حرام کر دیا جائے گا۔“  
مگر یہ حدیث ضعیف ہے کیونکہ محمول کا عنبسہ سے سماع ثابت نہیں۔ ظہر کے بعد کی چار سنتوں میں سے پہلی دو موکدہ ہیں اور باقی دو غیر موکدہ ہیں۔ لہذا دو دو کر کے پڑھنی چاہئیں۔  
عصر کے فرضوں سے پہلے چار سنتیں بھی مستقول ہیں :

عن ابن عمر قال رسول اللہ ﷺ رحم اللہ امرأ صلی قبل العصر أربعاً۔ (عون المعبود شرح ابی داؤد ج ۱ ص ۴۹۱)

”رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ رحم فرمائے اس آدمی پر جو نماز عصر کے فرضوں سے پہلے چار رکعات پڑھتا ہے۔“ اگرچہ عون المعبود میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے عصر کے فرضوں سے پہلے دو رکعت بھی مروی ہیں مگر افضل یہ ہے کہ چار رکعات پڑھی جائیں۔

### ۱۔ (مسئلہ) مغرب سے پہلے دو نفل

مغرب کے فرضوں سے پہلے دو رکعت نفل بھی ثابت ہیں :

عبداللہ المزنی عن النبی ﷺ قال صَلُّوا قَبْلَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ قَالَ فِي الثَّلَاثَةِ لِمَنْ شَاءَ كَرَاهِيَةً أَنْ يَتَّخِذَهَا النَّاسُ سُنَّةً۔ (صحیح البخاری : باب الصلوة قبل المغرب ج ۱ ص ۱۵۷)

”حضرت عبداللہ المزنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : نماز مغرب سے پہلے دو نفل پڑھا کرو۔

آپ نے یہ دو بار ارشاد فرمایا تیسری دفعہ فرمایا جو چاہے پڑھے، جو چاہے نہ پڑھے۔“ (یعنی یہ نوافل اختیاری ہیں)

### ۲۔ (مسئلہ) مغرب کی سنتوں کے بعد چار نفل

نماز مغرب کے دو موکدہ سنتوں کے علاوہ مزید چار موکدہ سنتیں بھی مروی ہیں :

عَنْ أَبِي بَرْزَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ صَلَّى بَعْدَ الْمَغْرِبِ سِتَّ رَكَعَاتٍ لَمْ يَنْتَقِمْ فِيهَا يَنْتَقِمْ بِسُوءِ عِدْلِنَ لَهُ بِعِبَادَةِ مِائَةِ عَشْرَةِ سَنَةٍ۔

قال ابو عیسیٰ حدیث ابی ہریرہ غریب لانقرقہ الامن حدیث زید ابن الجباب عن عمر بن ابی نضیم قال وسمعت محمد بن اسماعیل یقول یقول عمر بن عبداللہ بن ابی نضیم منکر الحدیث وضعفہ  
جدا۔ (ترمذی مع تحفۃ الاحوذی باب ما جاء فی فضل الطلوع ست رکعات بعد المغرب ج ۱ ص ۳۳۰)

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص نماز مغرب کے بعد دو موکدہ سنتوں سمیت چھ رکعات پڑھے اور ان میں کوئی غلط بات نہ کرے تو اس کو بارہ برس کی عبادت کے برابر ثواب ملے گا۔“

مگر یہ حدیث سخت ضعیف ہے۔ کیونکہ بقول امام بخاری عمر بن عبداللہ بن ابی نضیم منکر الحدیث ہے۔ اور منکر الحدیث سے روایت لینا حلال نہیں۔ ان چھ رکعتوں میں مغرب کی دو موکدہ سنتیں بھی شامل ہیں۔

### ۳۔ (مسئلہ) اٹھارہ نفل رکعت

مغرب کی دو موکدہ سنتوں سمیت بیس رکعات نوافل بی مروی ہیں :



عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ صَلَّى بَعْدَ الْمَغْرَبِ عَشْرِينَ رُكْعَةً بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ»

اخرجه ابن ماجه من روايه يعقوب بن الوليد الدائني عن هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة قال المنذري ويعقوب كذب احمد وغيره۔ (الترغيب والترهيب: جلد ۱ ص ۳۰۳) قال الذهبي في الميزان قال احمد حقا حديثه، وكذا به ابو حاتم ويحيى وقال احمد ايضا كان من الكذابين الجبار يضع الحديث۔ (تحفة الاحوذى: ج ۱ ص ۳۳۰)

یہ حدیث موضوع اور من گھڑت ہے کیونکہ اس کا راوی یعقوب بڑا کذاب ہے۔ امام یحییٰ بن معین نے یعقوب مدائنی کو کذاب اور امام نسائی نے اس کو متروک الحدیث قرار دیا ہے۔ تاہم مغرب اور عشاء کے درمیان بکثرت نوافل پڑھنے کے بارے میں اتنی کثرت کے ساتھ احادیث ضعیفہ مروی ہیں کہ مجموعی طور قابل اخذ ہیں بالخصوص فضائل اعمال میں۔ (مرعاة المفاتیح ج ۲ ص ۱۵۲)

## ۲۔ (مسئلہ) عشاء کے بعد نوافل

عَنْ شُرَيْحِ بْنِ بَانِي، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَ: سَأَلْتُهَا عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَحَاثَتْ: «مَا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ تَقْدُفًا خَلَّ عَلَى إِلَّا صَلَّى أَرْبَعَ رُكْعَاتٍ، أَوْ سِتَّ رُكْعَاتٍ۔ (عون المعبود: باب الصلاة بعد العشاء ج ۱ ص ۵۰۲)

شریح بن ہانی کہتے ہیں کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کی نفلی نماز کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ جب بھی رسول اللہ ﷺ عشاء کی نماز ادا فرما کر میرے ہاں تشریف لاتے تو عشاء کے فرضوں اور سنتوں کے بعد چار یا چھ نفل پڑھتے۔

۵۔ (مسئلہ): سنتوں اور نفلوں کی ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد کوئی سورۃ بھی پڑھے۔ (ابن حبان)

۶۔ (مسئلہ): صبح کی سنتوں کے بعد دائیں کروٹ لینا سنت ہے۔ (بخاری، ج ۱ ص ۱۵۵)

۷۔ (مسئلہ): صبح کی سنتوں کے بعد لیٹ کر یہ دعا پڑھنی چاہیے:

اللَّهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُورًا، وَفِي بَصَرِي نُورًا، وَفِي سَمْعِي نُورًا، وَعَنْ يَمِينِي نُورًا، وَعَنْ شِمَائِي نُورًا، وَفَوْقِي نُورًا، وَتَحْتِي نُورًا، وَأَنَا مِ نُورًا، وَخَلْفِي نُورًا، وَاجْعَلْ لِي نُورًا وَفِي لِسَانِي نُورًا وَعِصْبِي نُورًا وَحُجْرِي نُورًا وَدَمِي نُورًا وَشَعْرِي نُورًا وَبَشْرِي نُورًا وَاجْعَلْ فِي نَفْسِي نُورًا، وَأَعْظِمْ لِي نُورًا وَعِظْمِي نُورًا۔ (مستقن علیہ: مشکوٰۃ، ص ۱۰۶)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

## فتاویٰ محمدیہ

ج 1 ص 370

محدث فتویٰ